THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, October 15, 2012
(86th Session)
Volume X, No. 06
(Nos. 01-09)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran …….……………	1
2.	Leave of Absence ………….……………………..	2
3.	Legislative Business:	
	• The Drug Regulatory Authority of Pakistan Bill, 2012 ………………...	3-12
4.	Discussion on Commenced Resolution Regarding Deweaponization of Karachi City ………………..	13-27

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-X
No. 06

SP.X(06)/2012
15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, October 15, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty one minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyar Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ
اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا
بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

ترجمہ: اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں (سب) قلم ہوں اور سمندر (روشنائی ہو) اس کے بعد اور سات سمندر اسے بڑھاتے چلے جائیں تو اللہ کے کلمات (تب بھی) ختم نہیں ہوں گے۔ بیشک اللہ غالب ہے، حکمت والا ہے۔ تم سب کو پیدا کرنا اور تم سب کو (مرنے کے بعد) اٹھانا (قدرتِ الٰہیہ کے لیے) صرف ایک شخص (کو پیدا کرنے اور اٹھانے) کی طرح ہے۔ بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

سورۃ لقمان (آیات 27تا28)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔.Leave applications

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب مشاہد اللہ خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عدنان خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 8، 10اور 12اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ملک نجم الحسن صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 15تا 19اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب افراسیاب خٹک صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15تا 17اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عبدالحسیب خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 11اور12 کتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب کریم احمد خواجہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15اور16اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حاجی محمد عدیل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15اور16اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب شاہی سید صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 15اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میر اسرار اللہ خان زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں۔ اس لیےوہ مورخہ 17اکتوبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

We may now take up Item No. 2. Mr. Abdul Haseeb Khan *Sahib,* please move the motion.

Legislative Business

The Drug Regulatory Authority of Pakistan Bill, 2012

Senator Abdul Haseeb Khan: Thank you very much. I beg to move that the Bill to provide for the establishment of Drug Regulatory Authority of Pakistan [The Drug Regulatory Authority of Pakistan Bill, 2012], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Dr. Firdous Ashiq Awan (Federal Minister for National Regulations and Services): Yes sir.

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحبہ۔

ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان: جناب چیئرمین! میں حسیب خان صاحب اور سٹینڈنگ کمیٹی کی شکر گزار ہوں کہ اس ملک میں 1976 Act کے بعد drug manufacturing, drug supplies, quality control and overall ملک میں بہتر، معیاری اور سستی ادویات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیےقومی سطح پر legislation کی بہت ضرورت تھی۔ میں صوبائی حکومتوں کی بھی

شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی اپنی صوبائی اسمبلیوں میں اس authority کے قیام کے حوالے سے legislation کی۔ اس کو ایک ordinance کی شکل میں لایا گیا اور جیسا آپ کو پتا ہے کہ پھر یہ کمیٹی کو refer ہوا۔ Standing Committee of the National Assembly نے اس حوالے سے report lay کر دی ہے۔ آج قومی اسمبلی کے ایجنڈے میں حکومت اس Bill کو already include کر چکی ہے۔ آج ہم وہاں اس Bill کو منظور کرنے جارہے ہیں۔ حسیب خان صاحب کی concerns and recommendations کے بارے میں میں سمجھتی ہوں کہ وہ public interest میں ہیں۔ وہ یہ amendments لانا چاہتے ہیں یقیناً ان کا interest as a stakeholder and overall Pakistan کے اندر pharmaceutical sector میں good manufacturing practices کے حوالے سے وہ legislation کو comprehensive انداز سے اور زیادہ refine and ratify کرنا چاہتے ہیں لیکن میری humble submission یہ ہے کہ Drug Regulatory Authority Ordinance آج یعنی پندرہ اکتوبر آخری تاریخ ہے جس کے بعد یہ lapse ہو جائے گا۔ ہمارے پاس time کم ہے۔ Standing Committee of the National Assembly نے recommendations دی ہیں جن base پر حکومت یہ بل لے کر آ رہی ہے۔ honourable Senator کے concerns کے بارے میں، میں ان کو assure کرتی ہوں کہ ہم اس بل کو further improve کرنے کے لیے، کسی بھی وقت amendment اس ہاؤس میں لا سکتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے concerns کو address کرنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ ان کے concerns public interest میں ہیں۔ وہ اس وقت اس بل کو press نہ کریں اور اپنا individual Bill defer کر دیں۔ آپ سے میری submission ہے کہ جو حکومتی بل آرہا ہے اس کو take up کر لیا جائے کیونکہ ultimately پاکستان کے اندر جس comprehensive legislation کی اس وقت ضرورت ہے وہ اس ہاؤس سے ہم approve کرا لیں۔ پھر amendments تو کسی وقت بھی آ سکتی ہیں، اس کے لئے تو simple majority چاہیے۔ I request the honourable colleague کہ وہ میری گزارشات کو national interest میں دیکھیں اور اس کی بہتری کے لئے further جو وہ guideline دے سکتے ہیں ہم اس کو اس ہاؤس سے amendment کی شکل میں approve کر کے بل کا حصہ بنا لیں گے۔ اب چونکہ بل ایک process طے کر کے آیا ہے اور private member اگر ایک نیا بل لے آئے گا تو اس سے delay

ہو گی، legislation delay ہو گی اور ultimately اس سے عوام کا اور pharmaceutical industry کا نقصان ہو گا کیونکہ comprehensive legislation اس وقت ملک اور قوم کی ضرورت ہے۔ .Thank you sir

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ چیئرمین صاحب۔ جس طرح honourable Minister *Sahiba* نے کہا کہ یہ حسیب خان صاحب کا ہے، یہ حسیب خان صاحب کا نہیں تھا بلکہ یہ پوری ایک کمیٹی بنی تھی۔ آپ کو یاد ہو گا جس وقت ہمارے ہاؤس میں کام ہو رہا تھا اس وقت ہمارے چیئرمین نائیک صاحب تھے۔ اس کے لئے special committee بنی تھی جس میں ہم چار لوگ تھے اور ہم نے اس کو discuss کیا تھا۔ جو ہمارا private Bill ہے یہ صرف اور صرف حسیب صاحب کا نہیں ہے۔ اس میں بہت ساری باتیں ہیں۔ ہماری ان سے meetings بھی ہوئیں اور انہوں نے ہماری recommendations نہیں مانیں۔ جو Ordinance آیا تھا جس کے بارے میں، میرے خیال میں آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں، وہ بارہ تاریخ کو lapse ہو چکا ہے اور یہ ان کی اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر یہ بیٹھ جاتے، اس کو discuss کر لیتے اور جو ہم amendment چاہتے تھے اگر وہ کر لیتے تو بہتر ہوتا۔ مثلاً ایک بات میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پالیسی کمیٹی کے چیئرپرسن ایک سیکرٹری کو بنا رہے تھے جس پر ہم نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ یہ فیڈریشن میں واپس آ رہی ہے تو آپ ہر province سے Health Minister کو rotation میں ایک سال کے لئے رکھ لیں تاکہ مسئلہ حل ہو لیکن یہ لوگ نہیں مانے۔ مجھے نہیں پتا کہ یہ کیوں ہر چیز واپس لے کر آتے ہیں اور یہاں federal میں رکھ دیتے ہیں اور پھر وہ پرانا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اب یہ vertical programme ختم ہوتے ہوتے یہاں پر دوبارہ شروع کر دیا گیا۔ ہر چیز جو صوبوں کے پاس جانی تھی وہ صوبوں کے بجائے واپس فیڈریشن کے پاس لے کر آ رہے ہیں۔ یہ رویہ نہیں رکھنا چاہیے۔ جو حسیب خان نے بل پیش کیا ہے۔ ہم اس پر discussion کے لیے بیٹھے تھے اور ہم نے ان سے کہا تھا اگر اس پر consensus ہو جائے۔ اگر ان لوگوں کی یہ سوچ ہوتی تو اس کو discuss کرتے اور final کر دیتے، جس کمیٹی میں ہم بیٹھے تھے لیکن ان لوگوں نے اس پر discussion نہیں کی اور اس کے بعد نہ meeting بلائی گئی، نہ بات ہوئی۔

اگر یہ National Assembly میں پاس کریں گے اور ادھر آجائے گا تو پھر ادھر آکر پھنس جائے گا کیونکہ ہم oppose کریں گے۔ صرف ہم نہیں کریں گے بلکہ جتنے لوگ ادھر بیٹھیں ہیں وہ سارے oppose کریں گے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی وقت ہے Minister *Sahiba* یہ کرلیں کہ سامنے بیٹھ جائیں اور جو ہمارے concerns ہیں ان کو دور کریں۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ rules کے تحت یہ ہونا چاہیے کیونکہ اس وجہ سے مشکلات ہیں۔ لوگوں کی کتنی درخواستیں آئی ہوئی ہیں رجسٹریشن کے لئے، medicines کے لیے، لوگوں کو تکالیف ہیں لیکن اس چیز کی ذمہ داری opposition یا اس کمیٹی کی نہیں ہے بلکہ یہ ان پر ہے۔ انہیں چاہیے کہ اس کا حل نکالیں اور کوئی راستہ نکلے تاکہ عوام کے لیے مشکلات پیدا نہ ہوں۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی حسیب خان صاحب۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: شکریہ چیئرمین صاحب۔ جو بات ابھی زاہد خان صاحب نے کہی ہے، بڑی valid ہے کہ سات ممبروں کی کمیٹی نے حکومت کو ایک Ordinance بنا کے دیا اور یہ ہدایت کی تھی کہ اس کو آپ نے بغیر کسی amendment کے پاس کرنا ہے اور یہ کہ اس میں آپ ایک لفظ کا بھی اضافہ نہیں کرسکتے لیکن بہرحال اس کو totally ignore کر کے completely نیا Ordinance جو کہ totally against the international norms تھا وہ Ordinance نافذ کردیا گیا یہ چھ ماہ گزرنے کے بعد آج expire ہوگیا اور آج پھر آپ نے پیش کردیا۔

چیئرمین صاحب! یہ باتیں simple نہیں ہیں۔ جب یہ کمیٹی ختم ہوگئی بارہ مارچ کو اور جون میں devolve ہوگئی تو Health Ministry ختم ہوگئی اور ہماری Health Committee بھی ختم ہوگئی، ہماری Special Committee on DRA بھی ختم ہوگئی اس لیے کہ DRA نے اپنا Ordinance کا کام ختم کر کے دے دیا تھا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ سینیٹ کمیٹی نے حکومت کے ساتھ باہمی مشاورت کے بعد یہ بل بنایا۔ ہمارے National Regulation and Services کے چیئرمین ظفر علی شاہ صاحب ہیں۔ ان کے مشورے سے ہاؤس میں پچھلے Monday کو ایک bill lay کر دیا گیا تھا جو Committee نے refer کیا تھا اور وہ بل پھر میرا Bill نہیں رہا، نہ Ordinance سے کوئی تعلق ہے اور نہ میرے بل کا کوئی تعلق ہے بلکہ اب یہ کمیٹی کا بل تھا جس کو آپ نے refer کیا تھا۔ اس کمیٹی نے Monday کو بل دے دیا۔ اگر government کی یہ خواہش

ہے کہ وہ اپنا بل لے کر آئے تو وہ لے آئے مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن کم از کم متفقہ بل لانا چاہیے تھا کیونکہ ہماری کمیٹی کی اتنی meetings ہوئی ہیں، اس میں اتنے فیصلے ہوئے ہیں اور ہر بات ماننے کے بعد، کچھ ہم نے مانا کچھ انہوں نے مانا، give and take کی بات ہوئی۔ Minister *Sahiba* کے کمرے میں بہت بڑا مسئلہ طے ہوا کہ اس کا بائیس گریڈ کا ایک سیکرٹری ہوگا اور باہر سے کوئی آدمی نہیں آئے گا۔ یہ سب چیزیں طے ہو گئیں۔ جناب چیئرمین صاحب، اس کے بعد جو ردو بدل کیا گیا، تین چار شقوں میں بہت بڑا ردوبدل ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس بل کے اندر کوئی بہت بڑا مسئلہ ہے۔ National Assembly کے اندر جو Bill lay کیا گیا ہے وہ میں نے دیکھا ہے۔ میں specifically بات کروں گا کہ اس میں بہت معمولی معمولی سی تبدیلیاں ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ record کا حصہ بن جائیں۔ Article 4(1)(c) اس میں صرف الفاظ استعمال کرنے ہیں " include CGMP, current good manufacturing practice." یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وزیر صاحبہ جانتی ہیں کہ یہ کیا ہوگا۔ اس میں Article–5, ہے اس میں دو clauses ہیں ایک ہے qualification and experience. کے بارے میں جو ہماری کمیٹی نے recommend کیا ہے۔ یہ انہوں نے یعنی حکومت نے recommend کیا ہے اس میں فرق ہے۔انہوں نے بالکل open کر دیا ہے جبکہ ہم نے restrict کیا ہے کہ CEO کی qualification Ph.D (Pharmacy) ہو گی اور اس کا experience pharmacy میں ہوگا۔ انہوں نے open کر دیا ہے کہ اس کا تعلق Regulatory Authority سے ہوگا، Administration سے بھی ہوگا تاکہ کوئی آدمی بھی آکر CEO بن کر بیٹھ جائے۔ یہ بڑا technical subject ہے۔

جناب چیئرمین! آگے ہے Article–7 جس میں صرف دو clauses ہیں جس میں کہا تھا کہ Policy board effective system بنائے گا post marketing کا۔ Article No.9 میں کمیٹی نے refer کیا ہے کہ آپ کے Policy Board کے بیس ممبر ہوں گے جبکہ انہوں نے 15 recommend کیے ہیں جس میں پانچ کا فرق ہے۔ یہ چار جو میں نے باتیں بتائی ہیں ان کا تعلق direct public سے ہے، ان کا تعلق governance سے ہے، اس کا تعلق جعلی ادویات سے ہے، اس کا تعلق غلط فیکٹریوں سے ہے جو گٹرلائن کے اوپر فیکٹریاں بنا کے دوائیں supply کرتی ہیں۔ان چار چیزوں کا مجھے لکھ کر دیا گیا ہے، میرے پاس کاغذ ہے،ظفر علی شاہ صاحب کے minutes میں recorded ہے کہ ہمیں اس بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ صرف دو سیکشن پر اعتراض تھا جو دور

کر دیا گیا۔ پھر کیا مسئلہ ہے کہ متفقہ بل نہیں لایا گیا۔ جیسے ابھی کہا گیا کہ یہ بل اسمبلی میں layہو گیا ہے۔ یہ دو بل ایک گھنٹے کے فرق سے ایک ساتھ ایک ہی دن آجائیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اس کی بنیادی وجہ کہ یہ میرے ساتھ concerned کیوں ہے۔ اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ اگر لاہور میں سو آدمی مرگئے ہیں تو پچاس آدمی دوبارہ کوئٹہ یا کراچی کے اندر یا خیبر پختون خوا کے اندر نہ مریں۔ میں کیوں چاہتا ہوں کہ جعلی دوائیں supply نہ ہوں، میں کیوں چاہتا ہوں کہ غلط فیکٹریوں کو لائسنس نہ دیا جائے، میں کیوں چاہتا ہوں کہ ایک عام آدمی جس کو دوا نہیں مل رہی ہے جو ویسے ہی بھوکا مر رہا ہے اس کو آپ دوا کے بغیر ماردیں۔ اس لئے میرے concerns ہیں، میں کبھی Ministry of Health نہ جاتا۔ میرا تعلق pharmaceutical manufacturing سے ہے۔ پچیس سالہ تجربہ ہے میرا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں influence کر کے کوئی بات کر رہا ہوں بلکہ میں totally in the national interest, میں غریب آدمی کی بات کر رہا ہوں، میں اپنی یا آپ کی بات نہیں کر رہا۔ ہم تو دبئی سے دوائیں منگوا لیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میرے چار concerns ہیں۔ اگر اس بل کے اندر یہ چار amend کر دیں تو میں اپنا بل واپس لے لوں گا۔ میں نے کہا ہے کہ Article 4(1c) , Article 5, Article 7(c) and Article after Y, ان کی clause یہاں ختم ہوتی ہے۔ یہاں insert 'z' کیا جائے۔ اس میں، میں نے لکھا ہوا ہے to establish an effective system of post marketing surveillance to ensure protection of the interest of the people through availability of safe, effective medicine. تو کیا میں نے غلط لکھ دیا ہے کہ آپ اصلی دوا نہیں دیں۔ یہ چار articles میرے ہیں۔ اگر ان کو incorporate کر سکتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس بل کو واپس لینے میں۔

Mr. Chairman: Thank you. Point is this that the Government Bill is with the National Assembly. Haseeb Khan sahib, I seek your attention now.

گزارش یہ ہے کہ ایک گورنمنٹ بل ہے اور ایک Private Member Bill ہے۔ اس پر ایک generous offer وزیر صاحبہ نے دی اور آپ نے بھی بات کی کہ ان ان clauses پر ہمیں اعتراضات ہیں۔ بات یہ ہے کہ in case نیشنل اسمبلی حکومتی بل کو پاس کر کے transmit کرے گی to the Senate and the Senate would have an ample opportunity

یہ to discuss that Bill, to bring or introduce any sort of amendment opportunity اس ہاؤس کی ہے ہی ہے۔ اگر بل وہاں سے آتا ہے اور آپ کی کوئی reservations ہیں، آپ کی کوئی apprehensions ہیں and those can be discussed in the House, those can be discussed in the Standing Committee. That is the opportunity and every honourable member has got that. اس پر میں ڈاکٹر صاحبہ سے پوچھ لیتا ہوں پھر we can also ask the Leader of the Opposition and the Leader of the House. Dr. *Sahiba*, do you want to say something?

ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان: جناب والا! میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ حسیب صاحب کی spirit سے انکار نہیں ہے۔ یہ قومی مفاد میں ہے۔ صرف issue یہ ہے کہ جو زاہد خان صاحب نے amendment کی بات کی ہے، ظفر علی شاہ صاحب اس کمیٹی کو head کر رہے ہیں۔ Standing Committee of the Senate اگر اپنے ممبران کو بلا کر، deliberation کے بعد، consensus کرتی ہے تو وہ اس ہاؤس کا prerogative ہے، how can I interfere and intervene as a Minister. اگر زاہد خان صاحب کی recommendations کو اس طرح سے weightage نہیں دی گئی تو یہ majority کا فیصلہ ہے and we have to respect the decision of the Committee.

دوسری بات یہ ہے کہ جو Standing Committee of the National Assembly ہے وہ بھی ایک forum ہے۔ اس forum نے اگر کوئی legislation کی ہے، اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پارلیمنٹ میں lay کر دی ہے تو وہ بھی ایک honourable House ہے، ایک honourable forum ہے ہمیں اس کو بھی respect دینی ہے۔ اب میں request یہ کرنا چاہتی ہوں کہ حسیب صاحب کے جو points ہیں، ان میں کوئی ایسا issue نہیں ہے جس میں خدانخواستہ بیٹھ کر consensus سے اور consultation سے ہم solution نہ نکال سکیں۔ آپ اس کو defer کر دیں اور حکومت کا بل آنے دیں، ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر consensus create کریں گے اور اس بل کو approve کرنے کے بعد amendment کسی وقت بھی اس ہاؤس میں آ سکتی ہے اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی الیاس بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: شکریہ جناب چیئرمین! میں اس کے بارے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس دن بھی محترمہ سے بات کی تھی، اس میں concern ہے، کل آخری تاریخ ہے، tomorrow is the last day for the Ordinance, کل یہ lapse ہو جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ اس کے بعد اس کا حل کیا ہوگا، میں وزیر صاحبہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ordinance جب ختم ہو جائے گا تو اس کا کیا ہوگا؟ لوگوں کا کیا بنے گا؟ کس طریقے سے جعلی دوائیاں روکیں گے؟ کیسے کام ہوگا؟ جس طریقے سے حسیب صاحب نے کہا، میں بالکل ان کے ساتھ ہوں، حسیب صاحب نے جو کچھ کہا انہوں نے ٹیکنیکل باتیں کہی ہیں۔ وزیر صاحبہ نے جو کہا میں ان کا احترام کرتا ہوں لیکن نیشنل اسمبلی کی کمیٹی میں ٹیکنیکل لوگ نہیں تھے۔ یہاں حسیب خان صاحب جیسے بندے بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے بھی اس بارے میں input دینا ہے تو بہتر یہ ہوگا کہ ہماری کمیٹی کی بات کو مانا جائے۔

جناب چیئرمین: جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار(قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ یہ ایک زندہ مثال ہے، اس حکومت کی incompetence کی کہ حکومت کی ایک ally party ہے، ایک پرائیویٹ بل سینیٹ کی کمیٹی میں چل رہا ہے اور ایک حکومت کا بل جس میں سب صوبوں کی input لی گئی ہیں وہ نیشنل اسمبلی سے جمعہ کو پاس ہو چکا ہے، میرے خیال میں ----

ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان: نہیں آج ایجنڈے پر ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میرے ساتھی جو نیشنل اسمبلی کی لاء کمیٹی کے ممبران ہیں وہ میرے پاس بل لے کر آئے۔ انہوں نے میرے ساتھ consultation کی، میں نے صوبہ پنجاب کے متعلقہ لوگوں سے پوچھا، سیکرٹری صحت سے پوچھا کہ آپ کی input ہے یا نہیں ہے۔ ان کو کم از کم ایک pitch پر تو ہونا چاہیے، یہاں کچھ ہو رہا ہے وہاں کچھ اور ہو رہا ہے۔ How can you have two laws? کہ بھئی اس ایک کو پاس کر دیں، وہ ادھر بھیج دیں، یہ ادھر آجائے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اب اس کو merge کرنا پڑے گا، وزیر صاحب ان کے ساتھ بیٹھیں، میرے خیال میں آج نیشنل اسمبلی اس کو پاس کر دے گی. to the best of my information یہ کمیٹی کے ممبران اور چیئرمین، خاص طور پر حسیب صاحب has been very proactively involved in this case. ان کو

بیٹھ کر چند چیزیں، وہ خود کہہ رہے ہیں چار چیزیں ہیں، تو چار چیزوں کو حل کر کے فیصلہ کر لیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ پاس ہونے سے پہلے if they can manage consensus ورنہ ان کو technically problem آئے گی۔ یہ نیشنل اسمبلی میں amendment کروالیں اور amended Bill پاس کر کے یہاں لے آئیں۔ وہاں rules کو suspend کر کے incorporate کر لیں اور وہی بل لے آئیں پھر اس کے بعد دوبارہ اس بل کو وہاں نہیں جانا پڑے گا۔ اگر وہاں کا بل یہاں آیا اور پھر یہاں 04 amendments پر فیصلہ کر کے amendment کی that Bill under the law and Constitution has to go back to the National Assembly. پھر اس کو دوبارہ پاس کرنا پڑے گا، یہ فیصلہ کریں کہ ان کو کیا کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ ڈار صاحب۔ In fact وہ حکومتی بل ہے that was an Ordinance and it was supposed to be laid before the House یہ ان کا Private Member Bill ہے best thing is this, a good sense which Prevails is this that this may be deferred and it can come on the next rota day. In the meantime, if at all, the National Assembly passes that today then it will be transmitted, otherwise if it does not pass there then they can have a meeting with the Minister. میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اگر آج defer کر دیں تو زیادہ مناسب ہوگا تا کہ کوئی اچھا بل اور اچھی legislation ہو کر سامنے آسکے۔ جی حسیب خان صاحب۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: شکریہ جناب چیئرمین! ابھی اسحاق ڈار صاحب نے بات کہی وہ بڑی valid ہے، میں نے اسی خطرے کے پیش نظر یہ درخواست کی تھی اور چار نام دیے تھے جو ہمارے کمیٹی کے تھے کہ یہ چار آدمی سینیٹ کے اور چار آدمی نیشنل اسمبلی کے بیٹھ جائیں اور بیٹھ کر ایک متفقہ بل بنا کر لے آئیں۔ اس کی کاپی میں نے وزیر اعظم صاحب کو بھی دی تھی، فہمیدہ مرزا صاحبہ کو اور ہمارے فاروق نائیک صاحب کو، but nothing happened لیکن جیسے آج بات ہوئی ہے، میں مشکور ہوں وزیر صاحبہ کا کہ انہوں نے میرے لیے اچھی بات بھی کی اور میری بات مانی، میں درخواست کروں گا کہ جو میں نے چار باتیں کی ہیں وہ بڑی اہم ہیں، عوامی مفاد میں ہیں، مجھے assurance دے دیجئے کہ یہ آپ consider کریں گی، ہمارے ساتھ بیٹھیں گی، ہماری کمیٹی کے ساتھ بیٹھیں گی اور

اس کو نیشنل اسمبلی میں incorporate کرنے کی کوشش کریں گی یا جب یہاں لے کر آئیں تو پاس کروا کے دوبارہ وہاں لے کر جائیں گی لیکن آپ ہمیں assurance دے دیجیئے کہ یہ جو چار شقیں ہیں، جس کا تعلق غریب عوام سے ہے، ان کی زندگی اور موت سے ہے، کم از کم ان چار شقوں کو آپ مان لیں، میں 38 کی بات نہیں کر رہا؟

جناب چیئرمین: دیکھیں اس میں دو چیزیں ہیں، ایک تو consultation ہے، it would be premature to get a statement right now آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ کر بات کر لیں، ultimately domain آپ کی ہے، اگر نیشنل اسمبلی پاس بھی کر دیتی ہے تو domain is of the Senate. The only thing is جو ڈار صاحب نے کہا کہ اگر آپ amendment کرتے ہیں تو it will go back to the National Assembly, this is one thing لیکن میں سمجھتا ہوں کہ we defer this item, you have a consultation, I will ask the Minister to sit with you, to discuss all these issues so that better legislation ہو جائے۔ شکریہ۔ So, this item is deferred. Thank You. جی بدر صاحب۔ Next is the Commenced Business.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب والا! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گیارہ اکتوبر کو صحافیوں کا walkout ہوا اور قومی اسمبلی میں بھی ہوا۔ اس کے بعد زاہد خان صاحب نے میرا ساتھ دیا اور میں ان کے پاس گیا، بات چیت کی اور صحافیوں نے واک آؤٹ ختم کر دیا، جب یہاں پر آئے تو ہاؤس کا وقت ختم ہو چکا تھا، آج کی sitting میں، میں اس مسئلے کو، ان کے ساتھ جو فیصلہ ہوا آپ کے علم میں لانا چاہوں گا کہ ہم نے آپ کی طرف سے یقین دہانی کروائی تھی کہ NNI کے ایڈیٹر طارق ندیم پر فائرنگ، سینیئر سٹاف رپورٹر، ظفر اقبال قاضی کو جو قتل کی دھمکیاں ملی ہیں ان کا نوٹس لینے کا یہاں پر مطالبہ کیا جائے، اس پر کارروائی کی جائے گی جس کی وجہ سے صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کر کے یہاں پر آئے۔ میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور یہ جو یکجہتی دکھائی گئی ہے اس پر بھی انہوں نے اس ہاؤس کا شکریہ ادا کیا ہے۔ میری suggestion ہو گی کہ آپ police کو direct کریں کہ جو ملزمان ہیں ان کو گرفتار کیا جائے اور صحافیوں کو انصاف مہیا کیا جائے۔ ان کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، جو دھمکیاں مل رہی ہیں اس کا ازالہ کیا جائے۔ ان کو protection دی جائے۔ This is what they want.

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب! You should have talked to the Interior Minister کیونکہ یہ معاملہ اسلام آباد کا ہے تو He should give some assurance for that and you should ask the I.G. Islamabad and Chief Commissioner, Islamabad کہ ان کو protection بھی دی جائے اور ان کی security کا بھی خیال رکھا جائے۔ شکریہ۔

Discussion on Commenced Resolution Regarding Deweaponization of Karachi City.

Mr. Chairman: Next item is No.4. We may now take up item No.4 regarding consideration of the following Resolution moved by Shahi Syed on 30th April, 2012.

شاہی سید صاحب موجود نہیں ہیں۔ اس پر کوئی اور صاحب بولنا چاہتے ہیں؟ جی کرنل مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much, sir. I must appreciate my learned brother, the honourable learned Senator Shahi Syed from Khyber Pakhtunkha and he recommends that the Government may take effective steps to deweaponize the city of Karachi in view of prevailing law and order situation in the city.

میں کہتا ہوں کہ اس سے اچھی بات ہو ہی نہیں سکتی اگر اس کو آپ politicize نہ کریں، اگر اس کو آپ point scoring کے لیے استعمال نہ کریں، اگر اس کو آپ ایک issue بنانے کے کوشش نہ کریں، ہماری بیٹیوں پر سوات میں حملے ہو رہے ہیں، ہمارے بزرگوں پر خیبر پختونخوا میں، بلوچستان میں، کراچی میں حملے ہو رہے ہیں اور law and order situation پنجاب میں بھی اتنی اچھی نہیں ہے، مگر وہ دوسری قسم کی ہے، وہ غیرت کے نام پر خون ہوتا ہے، لڑائی جھگڑا، فساد اور خاندانی جھگڑے ہوتے ہیں مگر قیمتی جانیں تو جاتی ہیں اور قیمتی جانیں جاتی ہیں weapons سے، کراچی میں تو کوئی weapon manufacture نہیں ہوتا۔ There is no manufacturing of weapons in Karachi اور صرف کراچی کو آپ deweaponize کر ہی نہیں سکیں گے، it is

impossible throughout the history of mankind, کبھی بھی کسی ایک شہر کو آپ deweaponize نہیں کرسکتے۔ آپ کو پورے ملک کو deweaponize کرنا پڑے گا اور یہ بہت ضروری ہے کہ آپ پورے ملک کو deweaponize کریں۔ لہٰذا آپ اس کا scope بڑھا دیں اور پاکستان کے مفاد میں بات کریں اور پاکستان کے عوام کے مفاد میں بات کریں اور پاکستان کے عوام کی حفاظت کی بات کریں اور دہشت گردوں کے خاتمے کے لیے بات کریں۔ میرے خیال میں یہ ایک بہت اچھی proposal ہے اور میں ان کو اس چیز پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم اس پر بہت feel کرتے ہیں۔ دہشت گردی in any form whatsoever کو oppose کرتے ہیں۔ ہم اپنے ملک میں پیار، محبت اور یکجہتی چاہتے ہیں۔ ہم ایک امن والا ملک چاہتے ہیں۔ پاکستان جس مقصد کے لیے بنا تھا، قائد اعظم محمد علی جناح نے جو وعدے پاکستان کے لیے کیے تھے کہ یہ پاکستان آپ کا ہوگا وہ اس دیوار پر جو میرے پیچھے ہے، لکھا ہوا ہے، you are free to go to your churches, you are free to go to your temples. You cease to be Muslims and you cease to be Hindus as from today. یہ قائد اعظم کے الفاظ ہیں، not in the religious sense because religion is a matter of personal concern but in the political sense. یہ قائد اعظم نے فرمایا۔ قائد اعظم نے فرمایا کہ، “Pakistan will be a modern, liberal, progressive and democratic state.” یہ قائد اعظم کے الفاظ ہیں۔ اگر آپ کو اس قسم کا ملک چاہیے تو آپ کو deweaponize کرنا پڑے گا۔ مگر پورے پاکستان کو deweaponize کرنا پڑے گا۔ یہ نہیں کہ ایک قوم کو آپ چھوڑ دیں۔ یہ جو خوبصورت قومیں پاکستان میں بستی ہیں، ان سب کا حق ہے اچھی زندگی گزارنے کا۔ سب کا حق ہے protection of life, honour and property. ایسا نہیں ہو سکتا جب تک پورے کا پورا ملک deweaponize نہ ہو۔ آپ کی پولیس politicized ہے۔ آپ کی پولیس سفارشی ہے۔ آپ کی پولیس corrupt ہے، آپ کی law enforcing agencies completely fail ہو گئی ہیں۔ آپ کی intelligence agencies are complete failures. آپ کی کوئی چیز اپنی جگہ پر کام نہیں کر رہی ہے to provide any measure of protection, any measure of safety, security for the poor and suffering people of Pakistan. اگر آپ کو بہتری لانی ہے تو پورے ملک کو deweaponize کریں اور sources بند کریں جہاں سے weapons آتے ہیں۔

کون ان کو trade کرتا ہے، کون اس business میں ملوث ہے، .it is known ہر SHO کو پتا ہے، ہر SHO ان سے بھتہ لیتا ہے جو بھی اس قسم کے weapons of destruction of humanity میں deal کرتے ہیں۔ ان ہتھیاروں کی کھلی خرید و فروخت ہو رہی ہے، چاہے وہ کسی بھی قسم کے ہتھیار ہوں، چاہے وہ automatic weapons ہوں، آپ نے دیکھا کہ ان سے پولیس پر بھی firing ہوئی حتیٰ کہ 12.7, anti-aircraft guns کے ساتھ firing ہوئی، rocket launchers کے ساتھ firing ہوئی۔ کون سا weapon ہے جو پاکستان میں کھلے عام استعمال نہیں ہو رہا ہے اور کون سا weapon ہر جگہ نہیں مل رہا ہے۔ جس کے پاس پیسا ہے وہ خرید رہا ہے۔ ہماری دہشت گرد تنظیمیں banks لوٹتی ہیں، kidnapping کرتی ہیں، وہاں سے پیسا لیتی ہیں اور ان سے weapons خریدتے ہیں اور وہ جس شہر میں جاتے ہیں وہاں پر قتل و غارت شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بہت اچھی suggestion ہے، میں اس کو بالکل support کروں گا اگر یہ پورے ملک کے لیے ہو گی کیونکہ پاکستانی کوئی بھی ہو، چاہے پختون ہو، سندھی ہو، بلوچ ہو، کشمیری ہو یا پنجابی، اس کو پورا پورا حق ہے protection کے لیے۔ اس کا پورا حق ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے، اس کی honour, dignity and property کی حفاظت کی جائے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی improvement کی بھی ضرورت ہے اور ان کو Improve کیا جائے۔ ہماری Intelligence agencies کو بھی improve کیا جائے اور above the board کیا جائے۔ کوئی بڑا آدمی، کوئی وڈیرا، کوئی سیاسی طور پر طاقتور شخصیت نہ ہو جس کو ان weapons کی اجازت ہو۔ یہاں پر تو کوئی آدمی چلتا ہے تو بیس آدمی اس کے پیچھے with displaying weapons چل رہے ہوتے ہیں اور کھلے عام گھوم رہے ہوتے ہیں۔ ان میں سے آدھوں کے پاس license ہوتے ہیں اور آدھوں کے پاس تو license بھی نہیں ہوتے۔ کسی کی ہمت نہیں کہ ان کو روک کر پوچھے کہ بھئی آپ کے weapons کے license ہیں یا نہیں، آیا وہ permitted بھی ہیں یا نہیں۔ لہٰذا یہ ایک بہت اچھی suggestion ہے اور اس پر ایک اچھی debate ہونی چاہیے اور اس میں consensus ہونا چاہیے کہ ہر پاکستانی کا حق ہے protection کا۔ لہٰذا یہ پورے پاکستان کے لیے ہو۔ ایک تو it is not feasible کہ یہ صرف ایک شہر میں ہو، it is impossible to implement and it is discrimination کہ آپ ایک شہر کو disarm کر دیں at the mercy of those people who have weapons وہ slaughter کر دیں گے، genocide کر دیں گے اور کوئی ان کے

پاس کسی قسم کی self-protection بھی نہیں ہو گی۔ اس لیے above the board پورے کے پورے پاکستان کے لیے، پاکستان کے ہر شخص کے لیے protection ہونی چاہیے پھر ہماری ملالہ جیسی بچیوں کو یہ دہشت گرد قتل نہیں کریں گے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر فروغ نسیم صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد فروغ نسیم: شکریہ جناب چیئرمین۔ کرنل مشہدی کی جو suggestion ہے اس کو forward کرتے ہوئے کہوں گا، therefore, this resolution has to be amended اور اس میں ایک چیز add کرنی بہت ضروری ہے کہ to stop the influx of weapons into Karachi. اگر اس میں یہ چیز add کر دی جائے تو بالکل ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: You may move the amendment. There is a procedure for it. So, you can move the amendment and then it has to be put before the House. Yes, Saeed Ghani *sahib.*

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاہی سید صاحب کی resolution بہت اہم ہے اور بروقت بھی۔ کرنل صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں اور شہروں میں law and order کی صورتحال خراب ہوتی ہے اور وہاں ایسے واقعات ہو جاتے ہیں جو کہ نہیں ہونے چاہییں لیکن اس بنیاد پر کہ ملک کے دیگر شہروں میں بھی law and order کی صورتحال خراب ہے اس لیے پورے ملک میں deweaponization ہونی چاہیے، ویسے تو ہونی چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کراچی اس لیے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ کراچی میں ہونے والا ایک چھوٹا واقعہ اتنے اثرات چھوڑ جاتا ہے کہ شاید ملک کے دیگر یا remote areas میں ہونے والے بڑے بڑے واقعات بھی اتنا اثر نہیں چھوڑتے۔ کرنل صاحب نے ایک بات کہی اور مجھے بڑی عجیب لگی اور بہت ہی معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ انہوں نے کہا کہ کراچی سے اگر deweaponization ہو گی تو یہ discrimination ہو گی۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ discrimination اگر کسی rights کے حوالے سے ہو تو بات ٹھیک ہے، ہاں اگر کسی کے پاس legal weapon ہے تو اس کا right ہے لیکن اگر illegal weapon ہے اور اس سے crimes ہو رہے ہیں، اس سے killings ہو رہی ہیں تو اس میں تو کوئی discrimination نہیں ہے۔ اگر کراچی سے ہی اس چیز کا آغاز ہو جاتا ہے تو کراچی ایک ایسی مثال بن سکتی ہے کہ دوسرے ملک کے شہروں سے، مختلف

علاقوں سے deweaponization نسبتاً آسان ہو جائے گی۔ اس حوالے سے یہ قرار داد بہت اہم ہے اور اس پر جتنی بات کی جائے وہ کم ہے۔ کراچی میں تقریباً بیس سال سے تواتر کے ساتھ حالات بہت خراب ہیں جن کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ملک کو آگے لے جایا جا سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی حمزہ صاحب۔

سینیٹر حمزہ: جناب چیئرمین! کرنل صاحب نے کراچی کو deweaponize کرنے کے سلسلے میں جو تقریر کی ہے انہوں نے آغاز میں ہی فرمایا ہے کہ وہاں کی ساری پولیس politicize ہو چکی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ایک بنیادی بات بتائی ہے کہ deweaponize کا مطلب یہ ہے کہ جو ناجائز اسلحہ ہے اس کو ختم کرنا ہے لیکن جہاں پولیس politicize ہو گی وہاں law and order کی کیا صورت ہو گی؟ میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ کراچی کے حالات خراب رہتے ہیں اور وہاں تین پارٹیاں موجود ہیں یعنی پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم اور اے این پی۔ یہ حقیقت ہے کہ پولیس وہاں پر اپنی قانونی ذمہ داریاں پوری نہیں کر سکتی۔ میں نے اگلے دن بھی اس ضمن میں ایک زندہ مثال کے ذریعے بات بتائی تھی کہ ایک DSP Supreme Court میں چلا گیا، اس نے سپریم کورٹ کے سامنے یہ درخواست دی کہ جن لوگوں کو promotion دی گئی ہے وہ ضابطہ کے خلاف ہے۔ جب وہ DSP عدالت سے باہر آیا تو جو SPs وغیرہ promote ہوئے تھے انہوں نے وہیں پر اس کی پٹائی شروع کر دی۔ یہ مسئلہ باقاعدہ ٹی وی پر نشر ہوا تو وہاں کے گورنر صاحب نے اس کا علاج کر دیا اور ایک Ordinance جاری کر دیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے ترقی دے، جس کی چاہے تنزلی کر دے۔ جناب چیئرمین! جہاں کیفیت یہ ہو کہ وزیر اعلیٰ کھلم کھلا قانون کا مذاق اڑاتے ہوں، سپریم کورٹ کا مذاق اڑاتے ہوں، جہاں وزیر اعلیٰ قانون نافذ کرنے کے لیے تیار نہ ہوں، جہاں تمام پارٹیاں اپنی مرضی کے مطابق police officers کو مقرر کرواتی ہوں، وہاں قانون نام کی شے کیسے ہو سکتی ہے۔ حقیقیت یہ ہے کہ کراچی ہمارے ملک میں سب سے زیادہ پڑھے لکھے لوگوں کا شہر ہے۔ یہ ہماری تجارت کا مرکز ہے، صنعت کا مرکز ہے لیکن میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ حکومتوں کی اپنی غلط policies کی وجہ سے، آج وہاں لاقانونیت عام ہے۔ اخبار میں روز آجاتا ہے کہ آج وہاں ANP کا جوان قتل ہو گیا، آج صبح اخبار میں پڑھا تو ایم کیو ایم حقیقی کا ایک معروف کارکن قتل ہو گیا اور اس کی نعش ملی ہے۔

جناب چیئرمین! حقیقی اور بنیادی بات یہ ہے کہ ملک میں قانون کی عمل داری ہو، اسلحہ رکھنا چاہیے لیکن اسلحہ اس کے پاس ہو جس کے پاس license ہو تا کہ وہ اسلحے کو ناجائز طور پر استعمال نہ کر سکے۔ کراچی میں ایسا ہونا چاہیے۔ مشہدی صاحب نے فرمایا ہے کہ اسلحے پر پابندی پورے ملک میں ہونی چاہیے لیکن وہ ناجائز اسلحے پر ہونی چاہیے۔ میں جناب والا! افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اتنا ناجائز اسلحہ اس ملک میں ہے اور محض یہ معمولی اسلحہ نہیں ہے بلکہ rocket launchers تک لوگوں کے پاس ہے۔ جب پولیس اس حد تک ناکام ہو گی تو وہاں پر امن وامان کیسے قائم ہو گا۔ میری یہی گزارش ہے اور میں ان کی تجویز کی تائید بھی کرتا ہوں۔ سب سے پہلے ہماری حکومتوں کو چاہیے کہ وہ پارٹی بازی سے بالاتر ہو کر قانون کو صحیح طور پر نافذ کریں اور پولیس اور اس ضمن میں جو دوسرے ادارے ہیں ان کو آزادی سے قانون نافذ کرنے کا موقع دیں۔ جہاں کہیں نقص ہے اس کی نشاندہی کریں لیکن یہ احسن طریقہ نہیں ہے کہ اپنے مرضی کے وہاں آدمی لگا کر اپنی مرضی کے فیصلے کروائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جب قانون ہی نہیں ہو گا تو وہاں پر deweaponization وغیرہ کون کرے گا۔ Deweaponization بہت اچھی چیز ہے۔ ان حالات میں قانون کا احترام کرنے والی، انسانیت کی خدمت کرنے والی، صحیح معنوں میں جمہوری حکومت کی موجودگی بے حد ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سعید غنی صاحب! آپ دوبارہ اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سعید غنی: جناب! میں correction کرنا چاہتا ہوں۔ حمزہ صاحب ہمارے بہت Senior Parliamentarian ہیں لیکن جو chief executive ہوتا ہے چاہے وہ صوبے کا ہو یا ملک کا ہو، اس کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی rule کو relax کر کے کسی کی بھی promotion کر سکتا ہے اور یہ صرف سندھ کے چیف منسٹر کے پاس یہ اختیار نہیں ہے بلکہ تمام صوبوں کے چاروں وزراء اعلیٰ کو یہ اختیار حاصل ہے اور وہ out of turn promotion دے سکتے ہیں۔ اس چیز کو عدالتوں نے تسلیم بھی کیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جہانگیر بدر صاحب! گورنمنٹ کی طرف سے آپ respond کریں گے یا وزیر داخلہ کریں گے۔ Should I put this resolution before the House?

Senator Muhammad Jahangir Bader: In this regard the Minister should be given the opportunity.

جناب چیئرمین: یہ issue agenda پر تھا تو he should have to come to the House یا Minister of State آجاتے۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں ان کا پتا کرواتا ہوں۔

Mr. Chairman: Right. Now there is another commenced business i.e., motion. Dar *sahib*, should we first take the commenced business? It is Item No.10. Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! آپ کو یاد ہو گا کہ اجلاس سے پہلے بلوچستان کے حوالے سے House Business Committee کی جب meeting ہوئی تھی تو کافی issues تھے اور خصوصی طور پر flood related issues تھے۔ حاصل بزنجو صاحب اس کو take up کرنا چاہتے تھے تو آپ نے فرمایا تھا کہ اسی میں اس کو club کر لیں۔ بزنجو صاحب اب آگئے ہیں تو اگر آپ اس کو شروع کرنا چاہتے ہیں تو as per understanding اب floor انہی کو دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی حاصل بزنجو صاحب۔

Point is this that let us take up this issue and let the concerned people sitting in the gallery take the notes and the Minister can respond to that. Already a week has gone.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: انہوں نے آپ کو یعنی Chair کو یہ commitment دی تھی اور آپ proceeding اٹھا کر دیکھ لیں، غالباً اس دن آپ نہیں تھے، یہ تھے۔ رحمٰن ملک صاحب نے کہا تھا کہ مجھے ایک بڑا urgent کام ہے، مجھے آج اجازت دے دیں اور پھر Monday کو میں ہاؤس میں آجاؤں گا۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: ڈار صاحب! مجھے ایک منٹ دے دیں۔ جناب! دو علیحدہ چیزیں تھیں۔ ایک غالباً! خضدار کے متعلق تھا، دوسرا flood کا تھا جس کی adjournment motion اسحاق ڈار صاحب نے سب کے مشورے سے move کی تھی۔ مجھے رحمٰن ملک نے ابھی ایک گھنٹہ پہلے ٹیلیفون کیا ہے کہ میری طبیعت بڑی خراب ہے، آج میں بہت بیمار ہوں، مجھے temperature ہو رہا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں کل آؤں گا اور جو law and order کا معاملہ ہے اس کو کل take up کر لیں گے۔

Mr. Chairman: If Bizenjo sahib is satisfied then why we object to it? We can take it up tomorrow.

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! میری گزارش ہے کہ دوسری جو adjournment motion تھی وہ regarding flood تھی۔

جناب چیئرمین: وہ regular business پر آئے گا، وہ Private Members' Day پر تو نہیں آئے گا۔ کل وہ آ رہا ہے۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! اس کو کل ضرور لگا لیں کیونکہ اس سیشن کے تقریباً دو تین دن رہ گئے ہیں۔ یہ معاملہ بڑا serious ہے۔

Mr. Chairman: I understand.

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: رحمٰن ملک صاحب نے کہا کہ آج مجھے معافی دے دو۔

Mr. Chairman: Now it is between you and Rehman Malik. I cannot comment on it.

Senator Mir Hasil Khan Bizenjo: No sir, it is between you and the House.

Mr. Chairman: Whatever conversation has taken place between him and Rehman Malik we are not privy to that.

Senator Mohammad Ishaq Dar: Now it has become the property of the House.

Mr. Chairman: Now how to proceed on it? It is Item No.10, Shah *sahib* have you already spoken on it? You have already spoken on this.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I have spoken on it many times about the same matter of our honourable and dynamic Interior Minister. When we started this

ہمارے وزیر صاحب نے اتنی فراخدلی سے کہا کہ میں ایک گھنٹہ نہیں ، چار گھنٹے نہیں، چھ گھنٹے نہیں، میں چھ دن دینے کو تیار ہوں اور میں پورا وقت یہاں پر بیٹھوں گا اور سب کو سنوں گا۔ انہوں نے تو ایک منٹ بھی نہیں دیا اور ابھی بھی اس کو چلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک ان کی طبعیت ٹھیک نہیں ہوتی۔ آج پورا ملک اور قوم دعا کرے گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور کل وہ تشریف لے آئیں تو پھر Debate we can proceed with this but without him it is of no use to proceed. Thank you sir.

جناب چیئرمین: اس پر already گیارہ محترم اراکین بات کر چکے ہیں on this motion and when it has to be talked out, thereafter simply he has to make out some statement before the House. بدر صاحب کدھر ہیں۔ شاہ صاحب! جیسے حاصل بزنجو صاحب کہہ رہے ہیں وزیر داخلہ کل تشریف لائیں گے۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ کل ہی حاصل بزنجو صاحب کو بھی موقع دیں کیونکہ وہ بات بہت ہی ضروری ہے خضدار کی جو وہ بتانا چاہ رہے ہیں اور بلوچستان ویسے بھی ہم سب کے دلوں کی priority ہے اور دوسری جو انہوں نے request کی ہے ، میں نے بھی floods پر ایک motion move کی ہوئی ہے تو وہ کل کے لیے club کردیں قائد حزب اختلاف کی اور میری اور کل ہی Floods پر بھی ہو جائے۔

Mr. Chairman: Thank you. We can take points of order. Mohsin Leghari Sahib.

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: جناب چیئرمین !میری گزارش یہ ہے کہ وہ commitment جو وزیر صاحب نے اس floor پر پورے House کے ساتھ کی تھی۔ وہ بزنجو صاحب اور وزیر صاحب کا کوئی personal issue نہیں تھا کہ انہوں نے خود ہی باہر بیٹھ کر اس کو settle کرلیا ہے۔

So, after having made a commitment on floor of the House, I am new to this House but in Punjab Assembly if somebody, a Minister would make a commitment on the floor of the House and then backs out we had the option of going to the assurance committee

or moving a Privilege Motion against making a wrong commitment on the floor of the House. I will seek your guidance on this. Can we do this for the Minister here as well because he made a commitment not to Bizenjo *sahib,* it is not a personal issue, it is a business of the House that he made a commitment to come in and answer on this sir.

Mr. Chairman: It is up to the honourable Members whether they want to move anything in shape of a Privilege Motion or they want to go to the Assurance Committee, it is up to them, منسٹر کے لیے آپ کیا کریں لیکن they have to decide. I can’t suggest that Certainly this is information, although this information was not given to my Office, at least the Leader of the House didn’t convey that to me. But it is up to the Hasil Bizenjo Sahib and up to you and up to the honourable Members how they want to proceed.

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Sir, this for all of us وہی میں عرض کر رہا ہوں یہ حاصل بزنجو صاحب کی اور وزیر صاحب کی ذاتی بات تو نہیں تھی کہ باہر باہر ہی اس کو انہوں نے settle کرلیا۔ اگر وہ یہاں پر نہیں آئے، ایک تو قائد ایوان کو چاہیے تھا کہ he should have ensured that he was here. Let’s take the Senate Business seriously sir میرا جو تھوڑا سا experience ہے وہ یہ ہے کہ generally the Ministers avoid coming to this House. وہ شاید اس ایوان کو وہ اہمیت نہیں دیتے جو کہ اس کو ملنی چاہیے۔

جناب چیئرمین: ان کی طبعیت ناساز ہے اس لیے انہوں نے کہا ہے we can seek some information from Leader of the House بدر صاحب کا پتا کرلیں کہ وہ کدھر ہیں۔

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: There has to be a Minister of State also sir. There must be a Parliamentary Secretary on this as well sir. It is not just one man running the show sir. There is a support mechanism. There is

Minister of State, there is a parliamentary Secretary, some one should have been here from the Department. I am not even sure, if any staff of the Interior Ministry is here sir.

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے قائد ایوان ان کا پتا کرنے کے لیے گئے ہیں۔

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: وزارت داخلہ سے کوئی اس وقت گیلری میں موجود ہے if I may ask?

Mr. Chairman: Parliamentary Secretary can't come to Senate. It is a Minister of State or the Minister itself who would come.

Senator Mohammad Mohsin Khan Leghari: I stand corrected there sir but Minister of State تو آسکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, surely, why not.

Senator Mohammad Mohsin Khan Leghari: Is there any Interior Ministry staff in the galleries I am not familiar with the people sir.

جناب چیئرمین: جی وہ گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ Col. *sahib*, are you on a point of order?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes sir, only on this one, the same point.

Mr. Chairman: Col. *sahib*, one minute. I want to have a word with Dar Sahib. Dar sahib we have no other Business now. What do you suggest now?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! میری گزارش یہ ہے کہ best تو یہ ہوتا کہ آپ کے آفس کو بھی وہ inform کرتے اور چیئرمین کے آفس کو inform کرتے، that is the due process. قائد ایوان کو کرتے، ان کو کیا ہے تو specifically ان سے commitment کی تھی بہرحال it seems to be that there is some lapse یہ تو ان کے ہونے پر ہی یہ دونوں items

discuss ہوں تو بہتر ہوگا۔ باقی کچھ Resolutions ہیں ان کو دیکھ لیں اگر ان کو dispose کرنا ہے تو کردیں۔

Mr. Chairman: Already there is a Commenced Business how can we take up other ہم ان کو dispose of نہ کریں تو in such time items?

Senator Mohammad Ishaq Dar: I agree with you sir.

Mr. Chairman: There is no legislative business also.

مغرب بھی ہونے والی ہے۔ جی کرنل صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: میری صرف ایک چھوٹی سی عرض ہے کہ the Honourable Interior Minister is very much in demand, there is no doubt but problem is not only of the commenced motion, there was attack on the honourable Leader of the House by Law Enforcing Agencies, he has to reply to that also. Your very kind order was passed that he will, on the floor of the House, tell us about it who ordered that attack or raid on the residence of Leader of the House. He is not only the Leader of the House, representing the Prime Minister, he is also a Senator and a very honourable Senator and very honourable politician of Pakistan.

وہ جواب دے دیں

The honourable Minister is required, he has time and again promised protection for the Journalists and the Media persons. No action has been taken. No protection has been provided to them and they keep on facing threats, death threats and some of Shahadats and injuries have taken place and it is only because the promises made on the floor of this House have not been kept and they have not been provided any type of protection. So he has to

come and answer for that also دوسری بات یہ کہ انہوں نے یہاں کہا تھا کہ سب لوگ پکڑے گئے ہیں اور ٹی وی پر انہوں نے بتا دیا کہ مجھے پتا تھا کہ attack ہوگا، مجھے پتا تھا کون لوگ کر رہے ہیں، مجھے پتا ہے کس نے کیا ہے، مجھے پتا ہے کہ کون کون involve ہیں، مجھے پتا ہے کہ کس نے plan کیا ہے تو مہربانی کرکے وہ آئیں اور یہاں ان کے نام بتا دیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی جو observations ہیں وہ ان کو convey ہو جائیں گی جب وہ تشریف لائیں گے تو پھر وہ اس پر respond بھی کریں گے۔ ثریا امیر الدین صاحبہ۔

سینیٹر ثریا امیر الدین: شکریہ جناب! میں پچھلے ہفتے کوئٹہ گئی ہوئی تھی تو وہاں کوئٹہ کے رہنے والوں نے مجھ سے ایک شکایت کی اور وہ بڑی جائز شکایت تھی کہ پہلے جب پاسپورٹ بناتے تھے خاص طور پر urgent passport تو وہ ایک ہفتے میں مل جاتا تھا لیکن اب لوگوں نے درخواستیں دی ہوئی ہیں اور فارم بھی بھرے ہیں ، سب کچھ مکمل کیا ہوا ہے بار بار وہ لوگ جاتے ہیں لیکن انہیں پاسپورٹ نہیں دیا جاتا اور خاص طور پر شیعہ کمیونٹی کے لوگوں کے ساتھ یہ ہو رہا ہے اور انہوں نے ہی زیادہ شکایات کی ہیں کہ ہم تھوڑے عرصے کے لیے ملک سے باہر جانا چاہتے ہیں ، آپ سینیٹ میں یہ سوال اٹھائیں کہ ہمیں urgent passport جلد سے جلد کیوں نہیں دیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: اس مسئلے پر بھی کل وزیر داخلہ تشریف لائیں گے کیونکہ یہ شعبہ ان کے پاس ہے۔ میرا خیال ہے کہ کل جب وہ تشریف لائیں تو پھر ان کو کچھ instructions دی جائیں ، آپ اپنے اس مسئلے کو raise کر لیں تو پھر ان کو کہا جائے گا کہ اس کو expedite کریں یا جو relief دینی ہے وہ آپ دیں۔ جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! میں نے ابھی اسحاق ڈار صاحب سے مشورہ کیا۔ اگر آپ کل والی flood والی Adjournment Motion کو یہاں put کریں گے تو میری گزارش ہوگی کہ یا تو متعلقہ وزیر جو Disaster Management کو deal کرتے ہیں یا ان کے کچھ officials کو کم از کم یہاں گیلری میں بلا لیں تاکہ وہ یہ تمام چیزیں سن لیں۔ اگر متعلقہ وزیر ہو تو بہت ہی اچھا ہوگا۔

جناب چیئرمین: جی جہانگیر بدر صاحب۔ The only Cabinet Member جناب احمد مختار صاحب بیٹھے ہیں we can ask him احمد مختار صاحب! قائد ایوان تو تشریف نہیں رکھتے you represent the Government over here کل ایک Adjournment Motion ہے regarding floods and that is relating to Jaffarabad, Naseerabad وہی والا ہے حاصل صاحب۔ اس پر ہم جہانگیر بدر صاحب کو بھی بتائیں گے، اگر آپ اپنے ساتھی وزیر کو کہہ دیں جو NDMA کو deal کرتے ہیں، climate Change والے جو وزیر صاحب ہیں اگر وہ کل تشریف لے آئیں کیونکہ ان سے متعلقہ Adjournment Motion ہے۔ اراکین چاہتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں بات کریں۔

Ch. Ahmed Mukhtar: I will definitely tell the Leader of the House. اس ایوان کے جو concerns ہیں ان کو بتائیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی ہم سیکرٹریٹ کے ذریعے سے بھی کر دیتے ہیں۔ جی کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں ایک بات آپ کے notice میں لانا چاہ رہی ہوں کہ ہمیں بہت سے SMS اور messages آرہے ہیں۔ وہ بچی ملالہ ہماری اپنی بچیوں کی طرح ہے۔ ایک ملالہ نہیں بلکہ کئی ملالہ زخمی ہوئیں، وہ قوم کی بیٹی ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی)

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! میں عرض کر رہی تھی کہ ملالہ ہماری بیٹی ہے، پوری قوم کی بیٹی ہے۔ پوری قوم نے جو gesture دکھایا ہے، وہ دیکھنے والی بات ہے۔ جناب! مختلف قسم کے messages آرہے ہیں اور emails کے ذریعے مختلف قسم کی تصاویر آرہی ہیں، مجھے نہیں پتا کہ اس کے پیچھے کون لوگ ہیں یا کیا کہانی ہے اور خدا نہ کرے کہ کسی کی بیٹی کے ساتھ ایسا ہو۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ جو چودہ سالہ بچی زخمی ہوئی ہے یہ اصل میں فوج نے کروایا ہے اور فوج وزیرستان پر حملہ کرنا چاہ رہی ہے۔ جناب! فوج کو کسی بہانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ملک میں جہاں بدامنی ہو گی، جہاں نقصان پہنچ رہا ہو گا، فوج ہر اس جگہ پر جا سکتی ہے۔ میرا concern یہ ہے کہ اس قسم کے messages اس بچی کے لیے جس نے علم کے لیے اپنی قربانی دے دی۔ پتا نہیں وہ جسمانی طور پر

کب ٹھیک ہوتی ہے اور دماغی طور پر کب ٹھیک ہوتی ہے یعنی کسی کی اتنی بڑی effort کو صرف negative طریقے سے پیش کرنا، قوم کے سامنے ایک اور منظر پیش کرنا، مجھے نہیں پتا یہ کون لوگ ہیں جو اپنے آپ ہی فتوے دیتے ہیں اور اپنی ہی بات کرتے ہیں۔ میں اس کی صحت کے لیے دعا گو ہوں اور جو لوگ اس قسم کے messages بھیجتے ہیں، ان کو اللہ ہدایت دے کہ وہ اگر اچھا نہیں کہہ سکتے تو برا نہ کہیں۔ ہم نے اس کے ماں اور باپ کو دیکھا ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ اس قسم کے messages سے، کم از کم ان کے زخموں پر نمک نہ چھڑکیں۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 16th October 2012 at 10.00 AM.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, 16th October 2012 at 10.00 AM]